[1999] سپریم کورٹ رپوٹس2.S.C.R

از عدالت عظمی

رامشیش یادو اور دیگران

بنام

اسٹیٹ آف بہار

9 ستمبر 1999

[جی بی پٹنائک اوراین سنتوش ہیگڈے، جسٹسز]

تعزیرات ہند، 1860:

دفعات 302/ 149، 302/ 34، 324/ 34، دفعہ 141 – غیر قانونی مجمع – قتل – مستغیث فریق اور ملزم افراد کے درمیان زمین کا تنازعہ – ملزم کی تعداد میں 13 ؛ کچھ بندوق، گنڈاسا، چاقو اور لاٹھیوں سے لیس – ایک ملزم نے مستغیث کی طرف سے ایک شخص کو گولی مار کر ہلاک کر دیا – دو دیگران نے مستغیث کی طرف سے دوسرے شخص کو گنڈاسا مار دیا جس کے نتیجے میں متاثرہ شخص کی موت ہوگئی – دو مزید ملزموں نے مستغیث کو چاقو سے زخمی کر دیا – ٹرائل کورٹ نے تمام ملزموں کو دفعات ID3 کے تحت مقتلِ عمد قرار دیا اور انہیں عمر قید کی سزا سنائی – عدالت عالیہ نے 5 کو بری کر دیا اور باقی 7 کو دفعات 302/149 کے تحت مقتلِ عمد قرار دیا۔ آئی ڈی 3 اور 302/ 34؛ ملزموں میں سے ایک کی موت اپیل کے دوران میں ہوگئی – منعقد، استغاثہ کے شواہد سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ملزم افراد نے غیر قانونی مجمع کی تشکیل کی تھی – دفعات 149 کا سہارا لے کر ان کی سزا نا قابل رفتار ہے – دفعات 302/149 کے تحت مجرم قرار دینا طرف منسوخ کر دیا گیا – جس ملزم نے بندوق سے مستغیث کی طرف سے گولی چلا کر شخص کی موت کا سبب بنا جس کو دفعات 302 کے تحت قتلِ عمد قرار دیا گیا – ملزم جس نے دوسرے شخص کو گنڈاسا مار کر موت کا سبب بنا، دفعات 302/34 کے تحت قتلِ عمد قرار دیا گیا – ان تین ملزموں کو عمر قید کی سزا سنائی گئی – دوسرے دو ملزم نے جنہوں نے چاقو سے مستغیث پر وار کیا دفعہ 324/34 کے تحت مجرم قرار دیا گیا اور دو سال قید کی سزا سنائی گی۔

فوجداری اپیل کا عدالتی حد اختیار: فوجداری اپیل نمبر 1996 کا 719–722۔

فوجداری اے میں پٹنہ عدالت عالیہ کے 31.1.96 کے فیصلے اور حکم سے۔ نمبر 543/ 88، 1/ 89، 1989 کا 13 اور 30

اپیل گزاروں کے لیے ایم پی جھا اور رام ایکبل رائے

جواب دہندہ کے لیے بی بی سنگھ

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم اس کے ذریعے دیا گیا:

سات ملزم اپیل کنندگان جن پر دفعہ 302 / 149 اور کچھ دیگران جرائم کے تحت جرم کرنے کے الزام میں 6 دیگران افراد کے ساتھ مقدمہ چلایا گیا تھا، بالآخر سیشن جج نے دفعہ 302 / 149 کے تحت مجرم قرار دیا اور انہیں منڈریکا اور رام تپیشور یادو کے قتلِ عمد کا سبب بننے پر عمر قید کی سزا سنائی گئی۔ 13 ملزموں میں سے جن کو سیشن جج نے مجرم قرار دیا تھا، ان میں سے ایک کی میعاد سیشن جج کے فیصلے کے بعد ختم ہوگئی۔ عدالت عالیہ نے ان تمام ملزموں کے کیس پر غور کیا جنھیں سیشن جج نے مجرم قرار دیا تھا اور ان میں سے 5 کو بری کر دیا تھا لیکن باقی 7 کی سزا کو دفعات 302، 302/149، 302/ 34 اور دیگر جرائم کے تحت برقرار رکھا اور اس طرح یہ اپیلیں 7 اپیل گزاروں کی ہیں۔ استغاثہ کے مقدمے کے مطابق یہ ملزم واقعے کی تاریخ کو زمین اپنے ہونے کا دعوی کرتے ہوئے زمین کو جوت رہے تھے اور کچھ ملزموں کے پاس بندوق تھی جبکہ کچھ کے پاس گنڈاسا اور لاٹھیوں جیسے ہتھیار تھے۔ جب مخبر اور اس کی جماعت سے تعلق رکھنے والے کچھ دیگران افراد نے جا کر احتجاج کیا کہ وہ مخبر کی ملکیت والی زمین کو کیوں جوت رہے ہیں تو ملزم افراد نے زور دے کر کہا کہ یہ ان کی زمین ہے اور اس لیے وہ زیر بحث زمین کو ہلاتے رہیں گے۔ اس معاملے پر کچھ جھگڑا ہوا اور پھر ملزم رام داس یادو نے بندوق نکالی اور گولی چلائی جس سے منڈریکا کو چوٹ لگی اور منڈریکا موقع پر ہی دم توڑ گئی۔ دو دیگر ملزم افراد، رام پرویش یادو اور رامانند یادو اچانک آئے اور مستغیث پارٹی سے تعلق رکھنے والے تپیشور یادو کو پکڑ لیا اور اس وقت سمندر یادو اور شیولیک یادو ہاتھ میں گنڈاسا لے کر آئے اور گنڈاسا کے ذریعے تپیشور کے سر پر وار کیے۔ اطلاع دہندہ کو رامانند یادو، سکھد یو یادو، شیو لے ک یادو اور رام ایشور یادو نے پکڑ لیا جو پہلے ہی مر چکے ہیں، انہوں نے کلائی پر لاٹھی پھینکی اور رامانند یادو نے چھورا پھینکا۔ پی ڈبلیو 1 کی طرف سے دی گئی معلومات کی بنیاد پر، پولیس نے تحقیقات کی اور چارج شیٹ پیش کی، جیسا کہ پہلے ہی بیان کیا گیا ہے۔ استغاثہ کا مقدمہ 3 چشم دید گواہوں پی ڈبلیو 1، 3 اور 4 کے شواہد کے بذریعے ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ فاضل سیشن جج نے مذکورہ چشم دید گواہوں کے شواہد پر بھروسہ کرتے ہوئے فیصلہ دیا کہ تمام ملزم افراد نے ایک غیر قانونی اسمبلی بنائی اور مذکورہ اسمبلی کے مشترکہ مقصد کو آگے بڑھاتے ہوئے ملزم رام داس یادو نے بندوق چلائی جس کے نتیجے میں منڈریکا کی موت ہوگئی اور اس وجہ سے ان سب کو دفعہ 1 کے تحت مجرم قرار دیا گیا۔ ملزم رام داس یادو جس نے بندوق پھینکی تھی اسے دفعہ 302 کے تحت مجرم قرار دیا گیا۔ اپیل پر، عدالت عالیہ نے تین چشم دید گواہوں پی ڈبلیو 1، 3 اور 4 کے شواہد کی دوبارہ تعریف کی اور اس نتیجے پر پہنچی کہ ان کے شواہد پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے جس کی تصدیق ڈاکٹر کے شواہد سے ہوتی ہے۔ عدالت عالیہ مزید اس نتیجے پر پہنچی کہ یہ ثابت کرنے کے لیے ریکارڈ پر تسلی بخش اور قابل اعتماد ثبوت موجود ہیں کہ مندریکا یادو کو رام داس یادو نے میدان میں کچھ لفظی تبادلے کے بعد گولی ماردی تھی اور مندریکا کی موقع پر ہی موت ہوگئی تھی اور پکڑے جانے کے بعد رام تپیشور کو سمندر یادو اور شیولیک یادو نے گنڈاسا سے مارا تھا اور پکڑنے کے بعد مخبر کو بھی رام ایشور یادو اور رامانند یادو نے لاٹھی اور چھورا سے مارا تھا لیکن چونکہ گواہوں نے ملزم راجیشور یادو، چندیشور یادو، دیوی دیال یادو کو کوئی مثبت کردار نہیں دیا تھا۔ راجندر یادو اور سونادھاری یادو، یہ نہیں مانا جا سکتا کہ انہوں نے اس واقعے کا شکار ہونے والے افراد پر حملہ کرنے یا قتل کرنے کے مشترکہ مقصد کا اشتراک کیا ہے اور اسی کے مطابق انہیں کسی بھی جرم کا مجرم نہیں ٹھہرایا اور انہیں الزامات سے بری کر دیا۔ لیکن جہاں تک پانچوں اپیل گزاروں کا تعلق ہے، عدالت عالیہ نے انہیں آئی پی سی کی دفعہ 302 / 149 کے تحت جرم کا مجرم قرار دیا، اور عمر قید کی سزا کی توثیق کی۔ عدالت عالیہ نے ملزم سمندر یادو اور شیولے ک یادو کو تپیشور کے قتلِ عمد کا سبب بننے پر آئی پی سی کی دفعہ 302 / 34 کے تحت جرم کا مجرم قرار دیا اور اس کے تحت عمر قید کی سزا کی توثیق کی۔ اس کے علاوہ، اطلاع دہندہ کو شدید چوٹ پہنچانے اور اسے دو سال کے لیے آر۔

آئی کی سزا سنانے کے لیے دفعہ 325 کے تحت رامیشور یادو کی سزا کو برقرار رکھا گیا۔ جہاں تک آئی پی سی کی دفعہ 307 کے تحت ملزم رامانند کی سزا کا تعلق ہے، عدالت عالیہ نے اسے کالعدم قرار دیا اور اس کے بجائے اسے آئی پی سی کی دفعہ 324 کے تحت مجرم قرار دیا اور اسے ایک سال کے لیے آر۔ آئی کی سزا سنائی۔ سزاؤں کو بیک وقت چلانے کی ہدایت کی گئی تھی۔

اپیل گزاروں کے معروف وکیل کی طرف سے یہ دلیل دی گئی ہے کہ استغاثہ کے مقدمے کو مکمل طور پر صرف پی ڈبلیو 1، 3 اور 4 کے شواہد پر لیا جائے۔ رام داس یادو کو دفعہ 302 کے تحت مجرم قرار دیا جا سکتا ہے جس نے بندوق چلائی ہے اور منڈریکا بندوق کی گولی سے زخمی ہونے کی وجہ سے مر گیا اور دو دیگران جن کے پاس تپیشور پر گنڈاسا ہے انہیں دفعہ 1 کے تحت مجرم قرار دیا جا سکتا ہے۔ لیکن پکڑے گئے دو دیگران افراد نے تپیشور کے ساتھ ساتھ دو دیگران اپیل کنندگان کو بھی پکڑ لیا جنہوں نے پی ڈبلیو 1 پر چوٹ پہنچانے والے مندریکا یا تپیشور پر کبھی حملہ نہیں کیا تھا، انہیں دفعہ 302 / 149 کے تحت مجرم نہیں ٹھہرایا جا سکتا تھا۔ دوسری طرف ریاست بہار کی طرف سے پیش ہوئے مسٹر بی سنگھ نے دلیل دی کہ حقیقت یہ ہے کہ ملزم افراد ہاتھوں میں ہتھیار لے کر وہاں گئے اور پھر مخبر فریق کے جانے اور چیلنج کرنے کے بعد، لفظی تبادلہ ہوا اور پھر انہوں نے حملہ شروع کر دیا جس کے نتیجے میں دو افراد ہلاک ہو گئے، یہ ماننا ضروری ہے کہ ان سب کا مشترکہ مقصد تھا اور دفعہ 149 کا سہارا لے کر انہیں ذمہ دار ٹھہرایا جا سکتا ہے۔ متبادل میں انہوں نے استدلال کیا کہ کم از کم وہ لوگ جنہوں نے متوفی کو پکڑا جس نے دیگر دو ملزموں کو تپیشور پر گنڈاسا مارنے میں سہولت فراہم کی وہ دفعہ 302 / 34 کے تحت ذمہ دار ہوں گے۔ مسٹر سنگھ کے دلائل کی تعریف کرنے کے لیے ہم نے پی ڈبلیو 1، 3 اور 4 کے شواہد کی جانچ پڑتال کی ہے۔ شواہد سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ملزم افراد کھیت میں گئے تھے اور ہل چلا رہے تھے۔ ظاہر ہے، اس وقت یہ نہیں کہا جا سکتا کہ انہوں نے تعزیرات بھارتیہ کی دفعہ 141 کے معنی میں ایک غیر قانونی اسمبلی تشکیل دی کیونکہ استغاثہ کی طرف سے یہ ثابت نہیں کیا گیا ہے کہ ان کے مشترکہ مقاصد کے طور پر آئی پی سی کی دفعہ 141 میں درج پانچ مخصوص مقاصد میں سے ایک تھا۔ تاہم، مسٹر بی سنگھ نے دفعہ 141 کی وضاحت پر بھروسہ کیا اور دعوی کیا کہ ایک اسمبلی جو غیر قانونی نہیں تھی، جب وہ جمع ہوتی ہے، تو بعد میں غیر قانونی اسمبلی بن سکتی ہے۔ مذکورہ بالا پیش گوئی کے ساتھ کوئی تنازعہ نہیں ہے۔ لیکن پی ڈبلیو 1، 3 اور 4 کے شواہد سے، ہمارے لیے یہ تصور کرنا مشکل ہے کہ بعد میں کسی بھی وقت ملزم افراد کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے پانچ مخصوص اشیاء میں سے کسی ایک کو اپنے مشترکہ مقاصد کے طور پر پروان چڑھایا ہے۔ یہ مؤقف ہونے کے ناطے اور اس حقیقت کو قائم کرنے کی عدم موجودگی میں کہ ملزم افراد نے ایک غیر قانونی اجتماع تشکیل دیا، آئی پی سی کی دفعہ 149 کا سہارا لے کر ان کی سزا نا قابل برداشت ہے۔ دفعہ 149 میں پانچ یا اس سے زیادہ افراد کی اسمبلی کو ایک مشترکہ مقصد کے ساتھ پیش کیا گیا ہے، یعنی دفعہ 141 میں نامزد افراد میں سے ایک اور پھر اس مقصد کے مقدمے میں اسمبلی کے اراکین کے ذریعے کارروائیاں کرنا۔ ہمارے اس نتیجے کے پیش نظر کہ کوئی غیر قانونی اسمبلی نہیں تھی، اپیل گزاروں کی دفعہ 149 آئی پی سی کے تحت سزا کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔ ہم اس کے مطابق دفعہ 302 / 149 آئی پی سی کے تحت اپیل گزاروں کی سزا کو کالعدم قرار دیتے ہیں۔ لیکن جہاں تک ملزم رام داس یادو کا تعلق ہے، گواہوں کا موقف ہے کہ یہ وہی ہے، جس نے بندوق کی گولی چلائی تھی جس نے منڈریکا کو مارا اور منڈریکا مر گیا اور طبی شواہد اس کی تصدیق کرتے ہیں، اسے آئی پی سی کی دفعہ 307 کے تحت مجرم قرار دیا گیا ہے اور عمر قید کی سزا سنائی گئی ہے۔

تپیشور کے قتلِ عمد کے لیے دفعہ 34 کے اطلاق کے سوال پر آتے ہوئے، ہمیں تین چشم دید گواہوں کے شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ جب رام پرویش یادو اور رامانند یادو نے تپیشور کو پکڑ لیا، تو ملزم سمندر یادو اور شیو لے ک یادو گندسا لے کر آئے اور تپیشور کے سر پر وار کیے، جس

کے نتیجے میں تپیشور کی موت ہوئی، دفعہ 34 ایک فوجداری فعل کرنے میں مشترکہ ذمہ داری کا اصول پیش کرتی ہے۔اس ذمہ داری کی عدم موجودگی ملزم کو متحرک کرنے والے مشترکہ ارادے کے وجود میں پائی جاتی ہے جس کی وجہ سے اس طرح کے ارادے کو آگے بڑھانے کے لیے فوجداری فعل کیا جاتا ہے۔دفعہ 34 کی خاص خصوصیت عمل میں شرکت کا عنصر ہے۔مشترکہ ارادے سے مراد ایک پہلے سے طے شدہ منصوبے کا وجود ہے جسے یا تو طرزعمل سے یا حالات سے یا کسی مجرمانہ حقائق سے ثابت کیا جانا ہے۔اس کے لیے پہلے سے طے شدہ منصوبے کی ضرورت ہوتی ہے اور اس میں پیشگی کنسرٹ کی ضرورت ہوتی ہے۔اس لیے ذہنوں کی ملاقات پہلے ہونی چاہیے۔سابقہ کنسرٹ یا ذہنی ملاقات کا تعین مجرموں کے طرزعمل سے کیا جا سکتا ہے جو کارروائی کے دوران خود کو بے نقاب کرتے ہیں اور حملہ کرنے سے ٹھیک پہلے ان کی طرف سے کیا گیا اعلان۔اسے لمحے کے وقت بھی تیار کیا جا سکتا ہے لیکن اس میں پہلے سے ترتیب یا قبل از وقت کنسرٹ ہونا ضروری ہے۔یہ آئی پی سی کی دفعہ 34 کے اطلاق کے لیے قانون کی ضرورت ہونے کی وجہ سے، محض اس حقیقت سے کہ ملزم رام پرویش یادو اور رامانند یادو آئے اور تپیشور کو پکڑ لیا، جس کے بعد سمندر یادو اور شیولیک یادو اپنے ہاتھوں میں گندسا لے کر آئے اور گندسا کے ذریعے وار کیے، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ملزم رام پرویش یادو اور رامانند یادو نے ملزم سمندر یادو اور شیولیک یادو کے ساتھ مشترکہ ارادہ کیا۔نتیجتاً، ملزم رام پرویش یادو اور رامانند یادو کو آئی پی سی کی دفعہ 302 / 34 کے تحت الزام کا مجرم نہیں ٹھہرایا جا سکتا لیکن ملزم سمندر یادو اور شیولیک یادو نے دفعہ 302 / 34 کے تحت جرم کا ارتکاب کیا، جس میں متوفی تپیشور کے سر پر گنڈ سا کے ذریعے حملہ کیا گیا جس کی وجہ سے تپیشور کی موت ہوگئی۔اس لیے ملزم رام پرویش یادو اور رامانند یادو کو ان کے خلاف لگائے گئے الزامات سے بری کر دیا جاتا ہے اور انہیں فوری طور پر رہا کر دیا جاتا ہے۔جہاں تک دو دیگر اپیل گزاروں، یعنی راماشیش یادو اور سکھد یو یادو کا تعلق ہے، انہوں نے محض چاقو کے ذریعے مخبر کو چوٹ پہنچائی ہے اور اس طرح کی چوٹ پہنچانے پر انہیں صرف آئی پی سی کی دفعہ 324 / 34 کے تحت مجرم قرار دیا جا سکتا ہے اور انہیں دو سال قید کی سزا سنائی جا سکتی ہے۔لیکن وہ اب تک سات سال سے زیادہ عرصے سے حراست میں ہیں؛ انہیں بھی فوری طور پر رہا کیا جانا چاہیے۔خالص نتیجہ میں، لہذا، اپیل کنندہ رام داس یادو کی دفعہ 302 آئی پی سی کے تحت سزا اور عمر قید کی سزا کو برقرار رکھا گیا ہے اور اس کی اپیل مسترد کر دی گئی ہے۔دفعہ 302 / 149 کے تحت دیگر تمام اپیل گزاروں کی سزا کو الگ کر دیا گیا ہے۔اپیل کنندگان سمندر یادو اور شیو لے ک یادو کی دفعہ 302 / 34 آئی پی سی کے تحت سزا اور عمر قید کی سزا کو برقرار رکھا گیا ہے۔اس لیے ان کی اپیل مسترد کر دی جاتی ہے۔ملزم رام پرویش اور رامانند کو الزامات سے بری کر دیا جاتا ہے اور انہیں فوری طور پر رہا کر دیا جاتا ہے۔ملزم راماشیش یادو اور سکھد یو یادو کو آئی پی سی کی دفعہ 324 / 34 کے تحت مجرم قرار دیا گیا ہے اور انہیں دو سال آر آئی کی سزا سنائی گئی ہے اور چونکہ وہ پہلے ہی سات سال سے زیادہ عرصے سے حراست میں ہیں، اس لیے انہیں فوری طور پر رہا کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

اپیلیں اسی کے مطابق نمٹائی جاتی ہیں۔

آر۔پی۔

اپیلوں کو نمٹا دیا گیا۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.10.09 16:55
I am the author of this
document